Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ

عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم شنبہ ۲۶ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ ۱۸ احسان ۱۳۳۴ ہش ۱۸ جون ۱۹۵۵ء نمبر ۱۴۵

سویز کے علاقہ میں مقیم مصری فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا

سلامتی کونسل مصر اور اسرائیل کے تنازعہ پر غور کریگی

واشنگٹن ۱۷ جون۔ سلامتی کونسل کے امریکی صدر نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو اطلاع دی ہے کہ ممکن ہے بہت جلد فلسطین کے متعلق مصر اور اسرائیل کے تنازعہ پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کی ضرورت پڑے۔

ادھر عارضی صلح کمیشن کے صدر نے یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ آئندہ ہفتے غازہ کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مصر اور اسرائیل کے نمائندوں میں بات چیت ہوگی۔

قاہرہ کی ایک سرکاری اطلاع کے مطابق غازہ کے معاملہ میں شدید کشیدگی کی وجہ سے سویز کے علاقہ میں مقیم تمام مصری فوج کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ارجن ٹائن کے بحری دستوں کی ناکام بغاوت کے بعد ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا

حکومت کے حامی اور باغیوں میں خونریز تصادم۔ شدید جانی نقصان

بونس آئرز ۱۷ جون۔ ارجن ٹائن کے بحری دستوں کی ناکام بغاوت کے بعد مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور باغیوں کو بہت بڑی تعداد میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق یہ اقدام اس وقت کیا گیا۔ جب کہ پوپ کی طرف سے ارجنٹائن کے صدر کو چرچ سے خارج کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اور اس کے ردعمل کے طور پر شدید خونریزی شروع ہو گئی۔ شہر میں حکومت کے حامی اور مخالف پارٹیوں میں متعدد مقامات پر تصادم ہوا۔ باغیوں نے دو مرتبہ گورنمنٹ ہاؤس پر حملے کئے ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق جس کا دفتر گورنمنٹ ہاؤس کے قریب ہی ہے اس جگہ بہت زیادہ جانی نقصان ہوا ہے اور سڑکوں پر لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ۳۰ جنگی جہاز باغیوں کو لے کر کسی محفوظ مقام پر روانہ ہو گئے ہیں صدر ارجن ٹائن کل شب قوم کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ باغیوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور اپنے آپ کو حکومت کے حوالہ کر دیا ہے۔ آپ نے بحری فوج کے دستوں کو اس بغاوت اور قتل و غارت کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

* لندن ۱۷ جون۔ جاپان کے وزیر اعظم نے بتایا ہے کہ روس کے ساتھ جو گفت و شنید جاری تھی۔ اس میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ موجودہ حالات میں مزید بات چیت ناممکن ہو گئی ہے۔

* لندن ۱۷ جون۔ اوساکا سے [illegible] کا وقائع نگار رقمطراز ہے کہ جاپان پاکستان کو ٹیکسٹائل مشینری اور دیگر سامان برآمد کرنے کی ایک زبردست مہم شروع کر رہا ہے۔

برطانیہ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے محفوظ دستے کمیونسٹوں کے خلاف استعمال کئے جائیں گے

لندن ۱۷ جون۔ معلوم ہے کہ آسٹریلیا برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے جو ریزرو دستے ملایا میں متعین ہیں۔ انہیں کمیونسٹوں کے خلاف استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کمیونسٹوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی وجہ سے معاہدہ منیلا کے تحت ایسا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس امر کو ملحوظ رکھا جائے گا کہ شہر کے معمولی ہنگاموں میں ان محفوظ دستوں کو استعمال نہ کیا جائے۔

آزاد کشمیر میں دیہی امداد کی سکیم

مظفر آباد ۱۷ جون۔ آزاد کشمیر کے اضلاع میرپور و پونچھ میں دیہی امداد کی جو سکیم جاری کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ اس کی وجہ سے ہر دو اضلاع کے کم و بیش ڈیڑھ لاکھ اشخاص کو فائدہ پہنچے گا۔ آزاد کشمیر کے طلباء کے دو گروپ اس سلسلے میں لاہور اور پشاور میں عنقریب ٹریننگ مکمل کر کے کام شروع کر دیں گے۔

لنکا اور بھارت کی بات چیت ناکام ہو گئی

کولمبو ۱۷ جون۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بھارتی باشندوں کو لنکا کی شہریت کے حقوق دینے کے سوال پر وزیر اعظم لنکا اور بھارتی ہائی کمشنر کی بات چیت بے نتیجہ ثابت ہوئی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس سوال پر جو اختلافات رونما ہوئے ہیں ان کے پیدا ہو گیا ہے اسکے متعلق لنکا اور ہندوستان کے وزراء اعظم کی بات چیت نہیں ہوگی

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پچھلے سال ۲۳ ہزار پاکستان اور ہندوستان کے باشندوں کو لنکا کے حقوق شہریت دیئے گئے۔ اس دوران ۲ لاکھ ۲ ہزار اشخاص نے حقوق شہریت حاصل کرنے کے لئے درخواستیں دی تھیں۔

عراق نے مصری اخبارات سے پابندی ہٹالی

بغداد ۱۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ عراقی حکومت نے عراق میں بعض مصری اخبارات کے داخلہ پر سے پابندی ہٹانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پابندی چند ماہ پیشتر ایسے اخبارات کے داخلہ پر لگائی گئی تھی جنہوں نے عراقی حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کی مہم شروع کی تھی۔

امریکی ہواباز رہا ہو جائینگے

اقوام متحدہ ۱۷ جون۔ اقوام کے سیکرٹری جنرل نے ایک بیان دیتے ہوئے اشارۃً کہا ہے کہ کمیونسٹ چین میں جو امریکی ہواباز قید ہیں بہت ممکن ہے۔ کہ وہ عنقریب رہا ہو جائیں گے۔

"اخبارات اور ان کی ترتیب" کے موضوع پر تقریر

ربوہ ۱۷ جون۔ کل صبح تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر بی اے ایل ایل بی ایڈیٹر روزنامہ "الفضل" نے "اخبارات اور ان کی ترتیب" کے موضوع پر ایک دلچسپ اور معلوماتی تقریر کی۔

کراچی میں پانی کی سپلائی میں اضافہ

کراچی ۱۷ جون۔ وفاقی دار الحکومت میں پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے جو منصوبہ بنایا گیا ہے۔ امید ہے کہ وہ مقررہ میعاد کے اندر مکمل ہو جائے گا۔

ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگلے ہفتے تک کمی والے علاقے میں مزید ۵ لاکھ گیلن پانی مہیا ہونا شروع ہو جائے گا۔

بھارت کے لئے مزید امریکی امداد

واشنگٹن ۱۷ جون۔ امریکہ کے بیرونی امداد کے محکمہ نے ہندوستان کے لئے دو لاکھ ڈالر کی رقم منظور کی ہے۔ اس رقم سے ہندوستان جس ملک سے چاہے۔ صنعتی ضروریات کا سامان خرید سکے گا۔

محکمہ نے افغانستان کو ... ہو ڈالر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رقم سے افغانستان امریکہ سے سامان خرید سکے گا۔

شاہی خاندان نے باؤدائی کو عاق کر دیا

پیرس ۱۷ جون۔ ویت نام کے شاہی خاندان کی کونسل نے باؤدائی سے قطع تعلق کا اعلان کیا ہے۔ باؤدائی آج کل پیرس میں مقیم ہیں۔ کونسل باؤدائی کے قریبی رشتہ داروں پر مشتمل ہیں۔ کونسل نے باؤدائی کو شاہی خاندان کی رکنیت سے محروم کر دیا ہے۔ اور وزیر اعظم ڈین ڈیم کے صدر جمہوریہ ہونے کا اعلان کیا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ جون ۱۹۵۵ء

مسلم لیگ

کسی سیاسی پارٹی کے اچھے اصولوں کی وجہ سے بے شک بہت سے لوگ جو ملک کے خیرخواہ ہوتے ہیں۔ اس کے اندر شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اچھے اصولوں کے ساتھ جب تک ایسی پارٹی کی پالیسی کو چلانے والے کارکن بھی اچھے نہ ہوں۔ جو ان اچھے اصولوں کی پوری پوری پابندی کے ساتھ کام کریں۔ اس وقت تک پارٹی کی کامیابی بھی ملک و قوم کو کوئی فائدہ پہونچا نہیں سکتی:

مسلم لیگ کو ہی لے لیجئے۔ شاید تمام اسلامی ممالک میں کوئی ایسی سیاسی پارٹی نہیں ہے جس کے اصول و مقاصد ایسے ہمہ گیر اور مختلف خیال کے مسلمانوں میں اتحاد و یک جہتی پیدا کرنے والے ہوں۔ مگر جب تک قائد اعظم نے اس کی عنان اپنے ہاتھوں میں نہیں لی۔ یہ جماعت بھی بیجان ڈھانچہ بنی رہی۔ اور مسلمانوں ہی میں نہیں بلکہ حکومت اور مقابل جماعتوں میں کوئی وقار حاصل نہ کر سکی۔ شروع شروع میں اسکو محض دولتمندوں کا ایک جتھہ سمجھا جاتا تھا۔ جو اپنے مفاد کے لئے کبھی کبھی جمع ہو کر کچھ قومی اور ملی قرار دادیں پاس کر دیا کرتے تھے۔ جو حکومت کے پاس بھیجدی جاتی تھیں اور بس۔

مسلم لیگ ۱۹۰۶ء میں معرض وجود میں آئی تھی۔ لیکن کافی عرصہ تک اس کی حیثیت محض ایک بے جان قالب سے زیادہ نہیں تھی۔ اس عرصہ میں اسے قوم پرست لوگ محض ٹوڈی قسم کی جماعت سمجھتے تھے۔ جس کا کام حکومت کی خوشامد کرنا تھا۔ اس کے مقابلہ میں کانگرس تھی۔ جس کی بنیاد اگرچہ مسلم لیگ ہی کی طرح رکھی گئی تھی۔ اور وہ بھی حکومت کے ساتھ تعاون ہی کی قائل تھی۔ مگر بعض قوم پرستوں نے اس کا اثر اپنی ذات کی وجہ سے بہت زیادہ کر دیا تھا۔ اور کبھی کبھی اور آخر میں آ کر وہ حکومت سے بھی ٹکر لینے لگا۔

کانگرس ایک عمومی جماعت تھی۔ جس کے اصولوں میں مذہب وغیرہ کی تفریق نہیں رکھی گئی تھی۔ مگر چونکہ اسکو پروان چڑھانے والے زیادہ تر ہندو تھے۔ اور غیر منقسم ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ آہستہ آہستہ یہ ہندوؤں کے مفادات کی محافظ بنتی چلی گئی بظاہر تو یہ تنظیم عام رہی۔ مگر درپردہ اسکے مقاصد فرقہ وارانہ ہوتے چلے گئے۔

کانگرس کا دعوے یہ رہا ہے۔ اور اب بھی ہے کہ وہ مذہبی تفرقوں سے بالا ہے۔ مگر طبعاً وہ اکثریت ہی کی جماعت بنی رہی ہے۔ اور اب تک بھی اس کی یہی ہیئت کذائی چلی جاتی ہے۔ جہاں تک اصولوں اور مقاصد کا تعلق ہے۔ کانگرس واقعی ایک عمومی جماعت ہے۔ لیکن وہ عملاً ایسی نہیں ہے۔ البتہ بہت سے مسلمان اس میں شروع سے شامل رہے ہیں اور اسکے کئی ایک سالانہ اجلاسوں کی صدارت بھی مسلمانوں نے کی ہے۔ مگر عام مسلمان بعض وقتی اثرات کے ماتحت اس میں شامل ہو کر کچھ اچھا اثر نہیں لے سکے۔

مسلم لیگ شروع سے ہی مسلمانوں کی علیحدہ جماعت سمجھی جاتی رہی ہے۔ لیکن ایک خاصی مدت تک خود مسلمانوں میں بھی اسکو کوئی بڑا اثر و رسوخ حاصل نہیں رہا۔ اور جیسا کہ ہم نے بتایا ہے۔ اس کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا رہا۔ لیکن جب قائد اعظم مرحوم نے اس کی عنان اپنے ہاتھ میں لی۔ تو یہی جامد اور بے حس جماعت ایک متحرک اور فعّال جماعت بن گئی۔

بے شک اس انقلاب کی وجہ وہ فوری حالات بھی تھے۔ جو پیدا ہو گئے تھے۔ جن کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمانوں کے سامنے یہ سوال بڑے زور سے آیا تھا کہ انگریزوں کے بعد مسلمانوں کی حیثیت کیا رہ جائے گی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر قائد اعظم جیسا مضبوط دل و دماغ والا اس وقت ان حالات میں اس کی راہ نمائی کے لئے کھڑا نہ ہوتا۔ اور انہیں اچھے ساتھی دستیاب نہ ہوتے۔ تو یقیناً یہ تنظیم باوجود اپنے اچھے اصولوں کے ایک جسد بے جان ہی رہتی۔ اور اسے وہ کامیابی حاصل نہ ہوتی۔ جو پاکستان ایسا دنیا میں سب سے بڑا اسلامی ملک حاصل کرنے میں اس کو ہوئی ہے۔

قائد اعظم مرحوم کی قیادت نے مسلم لیگ کے اصولوں اور مقاصد میں گویا جان ڈال دی تھی۔ ہر خیال کے مسلمان ایک سٹیج پر جمع ہو گئے تھے۔ فرقہ پرستوں نے اگرچہ ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر مسلمانوں کو ایک متحدہ محاذ بنانے میں کامیابی ہوئی۔ اور باوجود سخت مخالفت کے قائد اعظم کے دلائل کے سامنے کسی کی نہ چلی۔ احراری اسلامی جماعت اور کانگرسی مسلمان ناکام ہوئے اور ان کی انتشار پسندی اور ہندوؤں کی اعانت بھی ان کے آڑے نہ آ سکی۔

یہی وجہ ہے کہ آج بھی جبکہ بعض مسلم لیگی کہلانے والوں نے انتشار پسندوں کے ہتھے چڑھ کر مسلم لیگ کا جنازہ نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مسلم لیگ کو از سر نو زندہ کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے اور یہ حالت ہے کہ ؎

پھر جمع کر رہا ہوں جگر لخت لخت کو

گذشتہ فسادات پنجاب میں بعض مسلم لیگیوں نے جو پارٹ ادا کیا۔ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ اس پر شاہد ہے۔ ان لوگوں نے مسلم لیگ کے اصولوں کی خود ہی دھجیاں اڑا دیں۔ یہاں تک کہ ان کی سرگرمیاں دیکھ کر قائد اعظم کی روح قبر میں ضرور تڑپ اٹھی ہو گی۔

آجکل دستور ساز اسمبلی کے انتخاب کی مہم درپیش ہے۔ پنجاب سے بھی مسلم لیگ نے ۱۹ نام پیش کئے ہیں۔ ہمیں ان تمام لوگوں کے جن کے نام بھیجے گئے ہیں مسلم لیگی ہونے میں کلام نہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ بورڈ نے ان کے نام سوچ کر ہی پیش کئے ہیں۔ اور یونہی قرعہ اندازی سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ ہمیں کسی پر اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر ہم اتنا ضرور عرض کرتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کے نام پیش کئے گئے ہیں ان سے مسلم لیگ کے اصولوں کی پوری پوری پابندی کے لئے از سر نو عہد لینا چاہیئے:

ہمیں توقع ہے کہ جو لوگ مسلم لیگ کا دم بھرتے ہیں وہ محض اس کے نام سے ذاتی فائدہ اٹھانے کے لئے اس نام کا استعمال نہیں کریں گے بلکہ مسلم لیگ کو اپنے کردار سے وہی مسلم لیگ بنانے کی کوشش کریں گے۔ جو قائد اعظم کے وقت میں تھی۔ اور انتشار پسندوں کے ہاتھوں میں کھلونا بننے سے اجتناب کریں گے:

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا
بی ایس سی کا شاندار نتیجہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے اس دفعہ ۹ طلبہ نے بی ایس سی کے امتحان میں شرکت کی۔ پانچ طلباء کامیاب ہوئے۔ جن میں سے ایک طالب علم اعجاز الرحمن یونیورسٹی میں تھرڈ رہا۔ تین طلباء کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔ صرف ایک طالب علم فیل ہے — کامیاب طلبا کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شیخ عبدالرحمن صاحب ۲۲۰ (۲) شیخ اعجاز الرحمن صاحب ۲۳۲
(۳) چوہدری منظور احمد صاحب ۲۲۲ (۴) پیرزادہ منظور الحسن صاحب ۲۱۷
(۵) چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ۲۸۷
(۶) چوہدری عبدالرشید صاحب انگریزی اور حساب میں کمپارٹمنٹ
(۷) حمید احمد صاحب عابد انگریزی میں کمپارٹمنٹ
(۸) محمد زکریا اسمٰعیل صاحب انگریزی اور کیمسٹری میں "

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے آجکل لاہور میں زیر علاج ہیں انہیں قطعی طور پر ذہنی اور جسمانی آرام کی ضرورت ہے۔ اور اسی وجہ سے انہیں لاہور بلوایا گیا ہے — احباب کے بہت سے خطوط آتے ہیں۔ جو مختلف مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اور یہ بوجھ ان کی صحت کی بحالی میں روک بن رہا ہے۔

احباب سے گزارش ہے کہ وہ کم از کم تین ہفتے حضرت میاں صاحب کو مکمل آرام کرنے دیں۔ اور خط و کتابت سے حتی الوسع پرہیز کریں۔ اور حضرت میاں صاحب کی بحالی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ (محمد یعقوب خان)

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے حضرت صاحب کی صحت

اور

حالاتِ سفر کے متعلق دوسری رپورٹ

(۴)

یکم جون صبح ہم لوگ تیار ہو کر زیورک کے لئے روانہ ہوئے پہلے جنیوا کے بازار گئے۔ جہاں حضور نے کچھ سامان خریدا۔ اور دس بجے ہم لوگ جنیوا سے روانہ ہوئے گیارہ بجے کے قریب ہم لوگ Lausanne پہونچ گئے۔ یہاں جھیل کے کنارے ایک ہوٹل میں حضور نے اور سب نے چائے پی۔ اور موٹر میں پٹرول ڈلوایا۔ پھر آگے روانہ ہوئے ہمارا واپسی کا راستہ آمد کے راستہ سے مختلف تھا۔ Lausanne شہر بہت خوبصورت شہر ہے۔ اور پرانا شہر ہے یہاں سے ہم زیورک کی طرف روانہ ہوئے پونے دو بجے کے قریب ہم لوگ شہر مرٹن Murten پہونچے۔ یہاں بھی ایک جھیل ہے جس کا نام Murtensee ہے۔ اسکے کنارے ایک ہوٹل میں ہم نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ ہوٹل بہت خوبصورت جگہ واقع ہے۔ اس کا نام D'Bau Schiff ہے۔ کھانے کے بعد ہم آگے روانہ ہوئے۔ اور ساڑھے چار بجے کے قریب ہم شہر برن Bern پہونچے۔ جو سوئٹزرلینڈ کا دارالحکومت ہے۔ یہاں شہر سے باہر ایک پارک میں حضور نے احباب سمیت نماز ظہر و عصر ادا فرمائی۔ اور پھر ہم آگے روانہ ہوئے۔ چھ بجے کے قریب ایک قصبہ کی ڈوم میں حضور اور ساتھیوں نے چائے پی۔ اور پھر آگے روانہ ہوئے اور ساڑھے سات بجے کے قریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم لوگ بخیریت زیورک پہونچ گئے۔ راستہ میں حضور کی طبیعت بہت اچھی رہی۔ مگر سفر کی تھکان گھر آکر حضور نے محسوس فرمائی۔

دو تاریخ حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ اور حضور نے گھر پر ہی قیام فرمایا۔

تین تاریخ حضور نے نماز جمعہ احباب کے ساتھ ادا فرمائی۔ اور خطبہ گزشتہ خطبہ کے مضمون کے تسلسل میں ارشاد فرمایا۔ حضور نے پندرہ بیس منٹ تک خطبہ ارشاد فرمایا خطبات کو ریکارڈ کرنے کے لئے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے tape record کا انتظام کیا ہوا ہے۔ لہٰذا دوپہر حضور مع مستورات سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

چار جون صبح بارہ بجے حضور ڈاکٹر پروفیسر روسٹر Rossier کو دکھانے تشریف لے گئے۔ جنہوں نے اچھی طرح معائنہ کر کے کہا کہ گزشتہ تین ہفتوں میں حضور کی طبیعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں فرق پڑا ہے۔ انہوں نے مزید علاج اور احتیاط کی تاکید کی۔ اور کہا کہ اب آپ کی صحت آپ کے اپنے اختیار میں ہے۔ آپ نے اپنی تمام عمر بے حد کام کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ اب آپ کو اپنے جسم کا بھی کچھ حق ادا کرنا چاہیئے۔ اور سردست تو مکمل آرام کرنا چاہیئے۔ اور بعد میں بھی کام ہلکا کرنا چاہیئے۔ حضور نے نماز ظہر و عصر باجماعت ادا فرمائی۔ اور کچھ دیر احباب میں تشریف فرما رہے۔ چار بجے Adamji آدم جی جوٹ ملز کے مالکان میں سے ایک مسٹر عبدالغفور حضور کو ملنے آئے۔ یہ کافی عرصہ سے یورپ میں بغرض علاج آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے حضور کے ساتھ چائے پی۔ پانچ بجے حضور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ مکرم باجوہ صاحب اور خاکسار حضور کے ہمراہ تھے۔ وہاں سے پونے چھ بجے حضور واپس تشریف لائے۔ رات ساڑھے نو بجے حضرت ام ناصر احمد ام وسیم احمد۔ مرزا مبارک احمد صاحب۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب۔ کیپٹن چیمہ صاحب بذریعہ گاڑی لنڈن تشریف لے گئے۔

پانچ جون۔ آج حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ چار بجے حضور نے مقامی مسلم احباب کو ہوٹل Belvoirpost میں چائے پر بلایا ہوا تھا۔ چنانچہ دوست پہلے یہاں مکان پر اکٹھے ہوئے۔ پھر حضور کے ہمراہ ہوٹل گئے۔ ہوٹل میں چائے سے فارغ ہو کر حضور نے ایک مختصر سی تقریر انگریزی زبان میں کی جس میں فرمایا کہ برادران میں آج سے تیس سال پہلے آپ کے ملک میں سے گزرا تھا۔ اور اس کی قدرتی خوبصورتی کو پسند کیا تھا۔ اور آج میں اس ملک میں اپنے روحانی بیٹوں میں ہوں۔ اور میرے لئے روحانی بیٹے بہت زیادہ عزیز ہیں بہ نسبت اس کے کہ ایک باپ کو جسمانی بیٹے عزیز ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنا قرب عطا فرمائے اور دین کے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے وغیرہ وغیرہ۔ حضور نے تقریباً پانچ سات منٹ یہ تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ جرمن زبان میں بعد میں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے کیا۔ یہاں کے نومسلم بھائی مسٹر مبارک فرانی اور بشیر بیڈر بہت مخلص معلوم ہوتے ہیں یہ دونوں اپنی گفتگو میں حضور سے بہت اخلاص کا اظہار فرماتے رہے۔ مبارک فرانی نے تو کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ حضور ہمارے درمیان تشریف رکھتے ہیں۔ اور کہا کہ حضور کے پاس بیٹھ کر ایک عجیب روحانی کیفیت پیدا ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ اللہ تعالیٰ ان نومسلم بھائیوں کو اور بھی نورِ ایمان بخشے۔ آمین۔ چائے سے فارغ ہو کر تمام حاضرین کی حضور کے ہمراہ تصویر کھینچی گئی۔ پھر حضور واپس مکان پر تشریف لے آئے۔

جیسا کہ رپورٹ میں ذکر آچکا ہے۔ دمشق سے ہمارا قافلہ حضور کے علاوہ سیدہ ام متین۔ سیدہ مہر آپا۔ عزیزہ امۃ الجمیل عزیزہ امۃ المتین۔ خاکسار۔ اور مکرم باجوہ صاحب پر مشتمل تھا۔ اور روم تک مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ زیورک پہونچکر یہاں کام کی زیادتی کے پیش نظر حضور نے جرمنی سے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کو بھی بلالیا اور لنڈن سے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب۔ اشرف صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری کو بلالیا۔ نیز لنڈن سے علاج کے لئے سیدہ ام ناصر احمد اور ام وسیم احمد کو بلوالیا گیا۔ جن کے ساتھ مکرم مرزا مبارک احمد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اور کیپٹن چیمہ صاحب بھی آئے تھے۔ مؤخر الذکر پارٹی تو ۴ جون کو واپس لنڈن چلی گئی۔ اور اب مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب۔ چوہدری عبداللطیف صاحب اور اشرف صاحب ہماری پہلی پارٹی کے علاوہ یہاں حضور کی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔

حضور کے سفر کے لئے دو کاریں ایک ہمبر Humber دوسری فاکس واگن بائیڈرد بس یورپ میں خریدی گئی تھیں۔ جن کے لئے ایک مقامی ڈرائیور مسٹر کلب ہیں۔ اور دوسری کے لئے ہالینڈ سے ایک احمدی نومسلم مسٹر خالد خاں بلائے گئے ہیں۔ مسٹر خالد بہت مخلص نوجوان ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر دل خوش ہوتا ہے۔ ان کا اخلاص بالکل اسی طرح معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح ہمارے ملک کے مخلص نوجوانوں کا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور بھی مخلص بنائے اور اپنے ملک میں اسلام کا مبلغ بنائے۔

یہ رپورٹ پانچ جون تک کی ہے۔ انشاءاللہ آئندہ کوشش کروں گا۔ کہ ہفتہ وار حالات احباب کی خدمت میں پیش کرتا رہوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ احباب جماعت سے اپنے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

والسلام۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد از زیورچ

جلسۂ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۳۰ جون بروز جمعرات

حسب دستور مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء بروز جمعرات یوم سیرت النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) منایا جائیگا۔ احباب جماعت اپنی اپنی جگہ پر جلسے منعقد کر کے اس مبارک تقریب کو پوری شان کے ساتھ منائیں اور جلسوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جو طالب علم امسال میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور تبلیغ دین کا شوق رکھتے ہیں۔ انہیں دینی علوم حاصل کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہونا چاہیئے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے۔ ایسے طلبا کو بہت جلد داخلہ کے لئے پہنچ جانا چاہیئے۔ جامعہ احمدیہ میں کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ اور دین کے لئے زندگی وقف کرنے والے طلبا کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ اور نصاب کی کتب بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ میٹرک پاس طلبا کو یہاں چار سال میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کرایا جاتا ہے اور ایف۔ اے تک انگریزی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان

لفظ "پہلا" اور "آخری" کی تشریح

از مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب بی۔ اے

(۲)

اس مضمون کو واضح کرنے کے لئے ایک بار پھر لفظ آخری کی تفہیم ضروری معلوم ہوتی ہے لفظ آخری مندرجہ ذیل طریق پر استعمال ہو سکتا ہے۔

۱: جبکہ وہ آخری شے کو پہلی سے فستاً یا مقابلتاً بہتر ظاہر کرے

۲: جبکہ آخری شے پہلی کے برابر یا مانند ہو

۳: جبکہ آخری شے پہلی سے کمتر ہو

۴: جبکہ آخری شے محض حد بندی کا کام کرے

ظاہر ہے کہ دوسری اور تیسری صورتیں دونوں مسلمہ طور پر امت مسلمہ کے نزدیک ناقابل قبول ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کا دعوےٰ ہے کہ حضور تمام مخلوق بلکہ سید ولد آدم کے اعزاز سے ممتاز ہیں۔ آنحضرت کو سابقہ انبیاء کے ہم پایہ رکھنا حضور کی کسر شان ہے۔

چوتھی صورت محض حد بندی کو ظاہر کرتی ہے اور یہ کام ایک حقیر یا غیر معزز شخصیات سے بھی لیا جا سکتا ہے۔ جیسے شاہ ظفر خاندان مغلیہ کا آخری بادشاہ تھا۔ اس کے بعد اس کے خاندان میں حکومت کی نعمت ختم ہو گئی۔

ظاہر ہے کہ یہ معنے بھی آنحضرت صلعم کی ذات میں کسی فضیلت کے مظہر نہیں بلکہ کسر شان ہے کیونکہ نبوت کی برکت سے محرومی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ حد بندی ایسے معنوں کو مستلزم ہے جو کوئی سلیم الفطرت مسلمان اپنے آقائے دوجہان کی شان میں گوارا نہیں کر سکتا۔ مثلاً

۱۔ نبوت کا انعام بند ہونے سے نسل آدم اعلےٰ درجہ روحانیت حاصل کرنیوالے اور خدا تعالےٰ سے بکثرت ہمکلامی شرف پانیوالے بندگوں سے محروم ہو جاتی ہے۔

۲۔ انعام عالیہ کے حصول سے محرومی کی صورت میں نسل آدم میں مایوسی کا جذبہ پیدا ہونے کا امکان ہے۔ جو انسان کی دینی و دنیوی ترقی میں رکاوٹ کا باعث ہے۔

۳۔ نسل آدم ان بلند مرتبہ افراد کو جنم دینے سے محروم ہو گئی ہے جو زمانہ حاضرہ کی خطرناک مادی اور کفر کی طاقتوں کو کچل کر دنیا میں نئے سرے سے روحانیت کا یا مذہبی دور چلانے میں کامیاب ہو سکیں

۴۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ پہلے انبیاء کی اطاعت سے ان کی امتوں میں صدیق شہید اور صالح افراد پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اگر آنحضرت صلعم کی اطاعت سے بھی صرف ایسے ہی انعام یافتہ بزرگ پیدا ہوں۔ تو انبیائے سابقہ کے مقابلہ میں آنحضرت صلعم کی شان میں کوئی فضیلت پائی نہیں جاتی۔ آنحضرت صلعم کا بلحاظ فیض رسانی پہلے انبیاء سے برتر نہ ہونا بھی آپ کی کسر شان کو مستلزم ہے۔

۵۔ انعام نبوت مسدود ہونے سے خدا تعالےٰ کا پہلی امتوں سے امتیازی سلوک ظاہر ہوتا ہے اور امت مسلمہ سے بدسلوکی۔ کہ مسلمانوں کی ہمدردی اللہ تعالےٰ کی نظر میں پہلی امتوں کے برابر بھی نہیں۔ یہ خیر الامت کیسی اور رب العالمین کہاں۔ اس عقیدے سے تو خدا تعالےٰ پر بھی حملہ ہوتا ہے۔ اور اسکی صفات اور طاقتیں چھین لی جاتی ہیں۔

غرض ہم ان معنوں پر جوں جوں غور کریں ان میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔ بلکہ ان معنوں سے انسانی فطرت کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچتا ہے اس لئے آخری نبی کے معنے صرف ایسے کرنے چاہئیں جو آنحضرت صلعم کی رفعت شان اور بزرگی پر دال ہوں اور انسانی فطرت بلحاظ مناسبت انہیں قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اگر نیک نیتی سے غور کیا جائے۔ تو انسانی ذہن کی سلامتی اس نتیجہ پر پہنچنے میں رہنمائی کرے گی کہ بلحاظ فضیلت آخری نبی میں وہ کمال تام پایا جائے کہ جس سے نہ صرف کسی ضرورت حقہ کی تکمیل کو نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ وہ آخری نبی انسان کی روحانی و جسمانی ترقی میں بہر نوع ممد ہو۔ اس لئے آخری نبی کے یہ معنے ہوں گے کہ:۔

۱۔ آنحضرت نے بلحاظ منصب آخری درجہ نبوت حاصل کیا۔ اور آپ نبوت کے کمال تام کو پہنچے

۲۔ آنحضرت صلعم سب انبیاء سے بڑھ کر ہونے کی وجہ سے فیض رسانی میں سب انبیاء سے بڑھ کر ہیں

۳۔ آنحضرت صلعم کو خدا تعالےٰ کی ذات میں کامل فنائیت کا درجہ نصیب ہوا۔ اس طرح خدا تعالےٰ کی صفات آپ کے اندر منعکس ہو گئیں۔

۴۔ آپ نے سابقہ سلسلہ نبوت ختم کیا اور از خود نئے سلسلہ نبوت کی داغ بیل ڈالی اس لئے اگر آپ ایک لحاظ سے آخری آدم ہیں۔ تو دوسرے رنگ میں پہلے آدم بھی ہیں یعنی آپ براہ راست نبوت کا دروازہ بند کرنے والے ہیں۔ جو آپ سے پہلے کھلا تھا۔ اور اپنے واسطہ اور توسل سے انعام نبوت حاصل کرنے کا دوسرا دروازہ کھولنے والے ہیں۔ کیونکہ بعد کے فیض سے دریغ واجب نہیں۔ البتہ بخل دریغ ہے۔

ان معنوں کو چھوڑ کر کوئی اور معنے کرنے چاہئیں آنحضرت صلعم کی فضیلت کا دعوےٰ محض بیاد (؟) ہے۔ نہیں بلکہ اس درتیم سے مزید یتیمانہ سلوک روا رکھنا ہے۔ سید ولد آدم ہونے کی حیثیت سے آنحضرت صلعم بمقابلہ انبیاء سابقہ بلحاظ منصب نبوت۔ بلحاظ فیض رسانی مخلوق۔ باعتبار شوکت وعظمت۔ اور باعتبار قوت و اختیارات بہت بلکہ بہت ہی بلند۔ اعلا اور برتر ہیں۔ حضرت ابراہیم جسمانی لحاظ سے ابو الانبیاء ہیں۔ آنحضرت صلعم روحانی لحاظ سے ابو الانبیاء کہلانے کے مستحق ہیں۔ حضرت موسےٰؑ کی امت میں بکثرت انبیاء آئے تو آپ کے حلقہ بگوش اس نعمت سے کیسے محروم رہ سکتے ہیں۔ آپ کی بلند و برتر شان مقتضی ہے کہ آپ کے اصل جانشین آپ کی روحانی فرزندی کا دم بھرنیوالے انبیاء ہی ہوں۔

حق یہ ہے کہ جس طرح سیاہ لوہا آگ میں پڑ کر آگ کی روشن صورت اختیار کر لیتا ہے اور آگ کی دیگر صفات سے متصف ہو جاتا ہے۔ اور جب تک وہ آگ کے اندر پڑا رہے آگ کی صورت اور صفت سے کوئی فرق قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب آنحضرت خدا تعالےٰ کی ذات میں اس قدر فنا ہو گئے کہ آپ عین اسی کا کامل بروز اور ظل ہو گئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ خدا تعالےٰ کی صفات کے حامل اور مظہر ہو گئے۔ تو ضروری تھا کہ آپ کی ذات بابرکات سے وہ صفات بھی منعکس ہونے لگیں جو کامل فنائیت فی اللہ کے نتیجہ میں ظاہر ہونی لازم ہیں۔ اور آپ کی ذات سے وہ فیض رسانی بھی ہو جو اللہ تعالےٰ کی صفات سے متصف ہو کر اللہ تعالےٰ کا کامل بروز اور ظل ہونے سے واجب ہے۔

مخلوق الٰہی کی فیض رسانی کے لحاظ سے سب سے بڑا انعام منصب نبوت ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں کامل فنائیت کے صدقے آپ کی فیض رسانی کے دائرہ اختیار میں طبعاً شامل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آپ کے آئینہ قلب میں ایسی فیض رسانی کی فعلی شہادت کے جوہر کو قبول کرنے کی فطری استعداد تھی۔ یہ بات قدرتی طور پر ہر شخص کے دل میں پیدا ہوتی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو کلیم انبیاء سے بڑھ کر فضیلت عطا کی تو ان سب سے بڑھکر فیض رسانی کی سعادت بھی آپ کے حصہ میں آنی چاہیئے۔

مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰؑ کو منصب صدیقیت کی فیض رسانی کا شرف بخشا۔ چونکہ آنحضرت صلعم کی کامل فنائیت، آپ کی صبغۃ اللہ میں مکمل طور پر رنگین ہونے کی استعداد اور صفات الٰہیہ سے متصف ہونے کی اہلیت حضرت موسےٰؑ سے کہیں بڑھ کر تھی۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہوگا۔ کہ حضرت موسےٰؑ کی صفات آنحضرت صلعم کی صفات کے مقابلہ میں حقیقت کی بجائے مجاز کا حکم رکھتی ہیں تو جب ان دونوں نبیوں کی حیثیت۔ شان اور عظمت میں اس قدر نمایاں فرق عظیم ہے۔ تو ان کے منصب اور ان کی فیض رسانی کی استعداد میں بھی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے اسی قدر فرق کم از کم ہونا چاہیئے۔ یعنی جب آنحضرت صلعم منصب کے لحاظ سے تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ تو فیض رسانی کے لحاظ سے بھی آپ کو حضرت موسےٰؑ پر سرداری عطا ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کی شان اور غیرت سے یہ بعید ہے کہ وہ اس شان والے نبیوں کے سردار اور اس کی امت سے سلوک میں فرق روا رکھے اور آپ کو خالی بلند منصب عطا فرما کر فیض رسانی میں حضرت موسےٰؑ کے ہم پلہ رکھے۔ منصب صدیقیت سے بڑھ کر فیض رسانی کا مقام نبوت بخشی کا عہدہ ہے۔ جو خاتم النبیین کے منصب عالیہ کی تفویض کے عطاء کے نتیجہ میں خود بخود آنحضرت صلعم کو حاصل ہو جاتا ہے۔

علمائے اسلام نے اسبات کو تسلیم کیا ہے کہ محمدی مہر سے حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسےٰؑ تک انبیاء بنتے چلے گئے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ محمدی مہر میں نبوت گری کا کمال تھا جو حضرت عیسےٰؑ تک جاری رہا۔ اور آئندہ بھی بڑی شان سے جاری رہے گا۔ کیونکہ محمدی مہر اپنے کمال تام کی وجہ سے اپنا فیض جاری رکھنے پر مجبور ہے۔ اسی طرح جس طرح سورج کی روشنی دنیا کو روشن کرنے پر مجبور ہے۔ ورنہ نقص لازم آتا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ مہر محمدی حضرت عیسےٰؑ کے بعد نبوت گری کے کمال سے محروم ہو گئی۔ اس بنی آنحضرت صلعم کی نبوت کاملہ تامہ کی ہتک ہے۔ پس آخری نبی سے مراد وہ آخری بلند منصب و شان والا نبی ہے۔ جو مخلوق الٰہی کی فیض رسانی میں بھی آخری بلند درجہ کو پہنچا ہوا ہے۔ اور وہ آنحضرت صلعم ہیں۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور

تزکیہ نفس کرتی ہے

معاصرین کی آراء

(ضروری نہیں کہ ادارہ ان مندرجات سے پوری طرح متفق ہو)

ایک ناگوار بحث

ان دنوں ایک طرف جناب مولانا احمد علی آغائے مرتضٰی احمد خاں میکش (مدیر نوائے پاکستان) جماعت اہلحدیث کے ترجمان "الاعتصام" اور دوسری طرف جماعت اسلامی کے ترجمانوں اور مولانا مودودی کے درمیان ایک ناگوار بحث جاری ہے۔ اول الذکر اصحاب کی طرف سے مولانا مودودی پر یہ الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ کہ انہوں نے صحابہ کبارؓ اور بزرگانِ دین کی توہین کی ہے۔ فتنۂ انکارِ حدیث کو بالواسطہ تقویت پہنچائی ہے۔ اور یہ کہ وہ محمدی اسلام کے مقابلہ پر ایک نیا معجونِ مرکب اسلام پیش کر رہے ہیں۔ دوسری طرف مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے ترجمانوں نے یہ الزام عائد کیا ہے۔ کہ مولانا پر یہ حملے کسی سیاسی غرض کے ماتحت اور کسی کے اشارہ پر کئے جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ میکش صاحب پر جماعت قادیان سے روپیہ لینے کا الزام عاید کیا گیا ہے۔ مولانا احمد علی کو "کفن چور نمبر اول" اور "الاعتصام" کے مدیر کو "کفن چور نمبر ۲" کے خطابات عطا کئے گئے ہیں۔

یہ بحث بڑی افسوسناک ہے۔ اور اگر یہ اس انداز سے جاری رہی۔ تو اس کے نتائج نہایت زیادہ افسوسناک ہوں گے۔ ہم ان بزرگوں میں سے نہ کسی فریق کے حلیف ہیں نہ دشمن۔ نہ ہم اس امر کے اہل ہی ہیں۔ کہ مذہبی مسائل میں حَکَم بن کر بیٹھیں۔ مگر بحث کا یہ انداز اتنا ناگوار ہے۔ کہ فریقین سے یہ گذارش کئے بغیر چارہ نہیں۔ کہ اگر وہ بحث بند نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم اس کا لب و لہجہ ضرور بدل لیں۔ ہم مولانا مودودی کو مذہبی سے زیادہ ایک سیاسی شخصیت سمجھتے ہیں۔ اور ہماری رائے میں ان کے اصل مقاصد دینی نہیں سیاسی ہیں۔ وہ مذہب کا نام اپنی سیاست میں کامیابی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ہم اس امر کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کہ مولانا مودودی صحابہ کبارؓ یا بزرگانِ دین کی توہین کے مرتکب ہوں گے۔ ان سے سیاسی اختلاف کیجئے۔ مگر انہیں اسلام اور بزرگانِ اسلام کا دشمن تو نہ کہئے۔ اسی طرح مولانا احمد علی ان علمائے کرام میں سے ہیں۔ جن کے تقویٰ۔ دینداری اور بےنفسی کا ہر شخص معترف ہے۔ انہیں "کفن چور نمبر ۱" کہنا کہاں کا اسلامی اخلاق ہے؟ جو لوگ مولانا میکش کو جانتے ہیں۔ وہ اس ناپاک بہتان کو ایک خندۂ استہزا سے زیادہ کا مستحق نہیں سمجھیں گے۔ کہ ایک ایسا شخص جس کی پوری اخبار نویسانہ زندگی ایک خاص شانِ درویشی لئے ہوئے فقر و فاقہ میں گزر گئی ہے۔ کسی کے اشارہ پر یا قادیانیوں سے روپے لے کر مولانا مودودی پر نکتہ چینی کرے گا۔ کیا "صالحیت" کی نظروں میں یہ کوئی گناہ نہیں۔ کہ کسی کلمہ گو سے اختلاف کی بناء پر تحقیق کے بغیر ایک بالکل بے بنیاد اور جھوٹا الزام عاید کر دیا جائے

مولانا میکش صاحب نے آج ہی اپنے اداریہ میں لکھا ہے۔ کہ

"ہم مودودی صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ محاسبہ کی یہ مہم جس کو ترقی دینے کی ذمہ داری ہم پر عاید ہوتی ہے۔ ان کی رہائی کے وقت سے یا اس کے قریب آنے سے مطلقاً کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ یہ تو "جماعت اسلامی" کے صالحین کے اپنے طرز عمل کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ جس پر ہم وقتاً فوقتاً پہلے بھی گرفت کرتے رہے ہیں۔ موجودہ مہم جس کی شدت کو مودودی صاحب نے "طوفان" سے تعبیر کیا ہے۔ ہماری اس پکار کی صدائے بازگشت ہے۔ جو ہم نے عہدِ حاضر کے دینی فتنوں کو مختلف گوشوں سے متنوع صورتوں میں سر اٹھاتے دیکھ کر بحالت اضطرار بلند کی۔ اگر ہم ان فتنوں کی فہرست میں فتنۂ مودودیہ کا ذکر اس لئے نہ کرتے۔ کہ اس فتنے کا سرچشمہ جیل میں ہے۔ تو ہم اپنے مقصد میں منافقانہ مداہنت اور مجرمانہ خیانت کے مرتکب ٹھہرتے۔ اس پکار کے بلند ہونے کی دیر تھی۔ کہ ہر طرف سے اس فتنے کا سدِ باب کرنے کے لئے صدائیں خاص طور پر بلند تر اٹھنے لگیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دینی حلقے اپنی اپنی جگہ پر فتنۂ مودودیت کی زہر پاشیوں کے اثرات محسوس کر رہے تھے۔ لیکن اظہارِ حق کا کوئی معقول ذریعہ نہ رکھنے کے باعث ان کی تبلیغی اور انسدادی مساعی نمایاں صورت اختیار نہیں کر پا رہی تھیں۔

جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ راقم الحروف نے انہیں اس سے قبل دین کے بارے میں ان کے سراسر غلط تصورات پر بارہا ٹوکا ہے۔ اور التماس کی ہے۔ کہ وہ اسلام کے حال پر رحم فرمائیں۔ اور اپنے غلط تصورات کی اصلاح کی طرف مائل ہوں لیکن انہوں نے میری اس گذارش کو درخورِ اعتنا خیال نہ فرمایا۔ اب بھی میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے۔ کہ وہ اپنی کج اندیشیوں سے جو بداہتہً دین کے صحیح معتقدات سے متعارض ہیں۔ رجوع فرما لیں۔ ان گذارشات کو سمجھنے کی سعی کریں۔ جو ہم ایسے نیازمند ان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں"

افکار و حوادث

جماعت اسلامی نے "ملائے چوک دال گراں" مولانا مرتضٰی احمد خاں میکش کے متعلق انکشاف کیا ہے۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ سے پانچ ہزار روپیہ بھاڑا لے کر "صالحیت" کے خلاف پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ گویا "صالحین" کے نزدیک میکش صاحب "بھاڑے کے ٹٹو" ہیں۔

اس پر معاصر عزیز "نوائے وقت" نے لکھا ہے:۔

"جو لوگ مولانا میکش کو جانتے ہیں۔ وہ اس ناپاک بہتان کو ایک خندۂ استہزاء سے زیادہ کا مستحق نہیں سمجھیں گے"۔

حضور! ہم مولانا میکش کو جانتے ہیں اور اس وقت سے جانتے ہیں۔ جب انہوں نے پہلی بار جامِ فتنہ کو ہونٹوں سے لگایا تھا۔ اس لئے آپ انہیں "معصوم عن الوزر" سمجھیں تو سمجھیں دوسروں کو ان کی "شانِ درویشی" نہ دکھایئے

مولانا میکش نے احمدیوں سے بے شک پانچ ہزار روپیہ نہ لیا ہو۔ کیونکہ احمدیوں نے روپے کی ٹیکسال نہیں لگا رکھی۔ لیکن یہ ایک چمکتی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ انہیں بھاڑے پر کام کرنے کی عادت ہے۔ چنانچہ وہ حکومت اور بعض جماعتوں سے روپیہ لے کر مذہبی منافرت پھیلاتے رہے ہیں۔ مزے دار بات یہ ہے۔ کہ وہ اپنی پھیلائی ہوئی منافرت کے نتائج بھگتنے پر بھی تیار نہیں ہوتے۔ اور موقع پر لومڑ کی طرح دم دبا کر بھاگ اٹھتے ہیں۔

مثال کے طور پر فسادات پنجاب کی عدالتِ تحقیقات میں انہوں نے اپنے منہ سے اعتراف کیا تھا۔ کہ میں نے کئی ہزار روپے کے بھاڑے پر پیش کر رہے ہیں۔ مودودی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس دنیا کی جیلی امارتیں لود گردہ بندیاں آخرت میں کسی کام نہ آئیں گی۔ حضرت رب العزت علام الغیوب اور دانندۂ مافی الصدور ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس کی محرکات کیا ہیں۔ اور ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اس کی محرکات کیا ہیں؟ ہم نے عصر حاضر کے دینی فتنوں کی سرکوبی کی مہم وقت کی اہم ضرورت سمجھ کر شروع کی ہے۔ اس میں کسی کی اسیری اور رہائی یا کسی کی روزی اور کمائی سے ہمیں کوئی واسطہ نہیں۔ مودودی صاحب اپنی قید اور رہائی کی کیفیت سے جو فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ شوق سے کریں۔ ہمیں اس میں خارج ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ اگر ہم حسد و بغض کے کسی جذبے سے متاثر ہو کر اس راہ پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ تو یہ بات مودودی صاحب کی اس شہرت و عزت میں اضافہ کرنے کا موجب بنے گی۔ جسے وہ زنداں کی اسیری اور رہائی کا پراپیگنڈا کر کے حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ ع

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است"

کیا یہ ایک ایسے شخص کی تحریر ہو سکتی ہے۔ جس کا قلم کسی دوسرے کے اشارہ پر یا کسی سے پیسے لے کر حرکت میں آیا ہو؟ "صالحیت" کا تکبر اتنا بھی تو نہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم پر جو اعتراض کرتا ہے۔ وہ ضرور کسی دوسرے کا ایجنٹ ہے۔ اور لہٰذا یہ لائق صرف ہمارا ہی اجارہ ہے۔

(نوائے وقت ۱۳ر جون ۱۹۵۵ء)

محکمۂ تعلقات عامہ پنجاب کی کتابیں لکھیں۔ رہی فتنہ انگیزی؟ تو یہ میکش صاحب کی پرانی عادت ہے۔ تقسیم سے پہلے جب وہ "شہباز" کے ایڈیٹر تھے۔ انہوں نے خاکسار تحریک کی مخالفت میں زورِ قلم صرف کر دیا۔ لیکن جب خاکساروں نے "شہباز" کے پرچے جلائے۔ اور میکش کا جلوس نکالا۔ تو وہ نہ صرف پرچے سے دستکش ہو گئے۔ بلکہ گھبرا کر داڑھی بھی بڑھا لی۔ تاکہ لوگ انہیں "مسلمان" سمجھیں۔ اسی داڑھی کو دیکھ کر اظہر امرتسری نے کہا تھا ؎

جس دن سے بڑھا ڈالی ہے داڑھی اظہر
مجھ کو بھی برائی کے خیال آتے ہیں

تقسیم ملک کے بعد جب جالندھر کیمپ سے نکل کر انہوں نے لاہور میں منہ نکالا۔ تو ممدوٹ وزارت کے خلاف صف آراء ہو گئے (مطلب سعدی ملکان کی الاٹمنٹ کے سوا کچھ نہ تھا) اس کے بعد ختم نبوت کی تحریک میں شورش و بدامنی کے رہبر بنے۔ لیکن جب مارشل لاء صاحب تشریف لائے۔ تو مولانا کے پیشاب میں تیزابیت نے کچھ ایسا جوش مارا۔ کہ ماڈل ٹاؤن کے قرب و جوار کے ویرانوں میں بھی ان کی شکل نظر نہ آ سکی۔ اب انہوں نے "مودودیت" اور "شیعیت" کے خلاف قلم سنبھالا ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ "صالحین" فساد سے باز نہ رہیں گے۔ اور میکش صاحب حسب سابق پھر گدھے کے سینگ کی طرح غائب ہو جائیں گے۔

(ملت ۱۴ر جون ۱۹۵۵ء)

جامعہ نصرت فارومن ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت فارومن ربوہ میں فرسٹ ایر آرٹس کا داخلہ شروع ہے۔ داخلہ کے لئے درخواست مطبوعہ فارم پر آنی چاہیئے۔ یہ فارم اور پراسپکٹس کالج کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ داخلہ کے فارم کے ساتھ پروویژنل سرٹیفکیٹ اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کا ہونا ضروری ہے۔ کالج میں دینیات کی تعلیم لازمی ہے۔ پردہ کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔ مستحق طالبات کو فیس میں سرکاری قوانین کے مطابق رعائیت دی جاتی ہے۔ یعنی دس فیصدی۔ طالبات نصف فیس پر داخل کی جاتی ہیں۔

جامعہ نصرت ہوسٹل۔ کالج کے کمپاؤنڈ میں واقع ہے۔ بورڈرز کی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے میس (mess) کے اخراجات یونیورسٹی کے تمام گرلز کالج کی نسبت بہت کم ہیں۔

داخلہ کی آخری تاریخ ۱۸۔۱۹ جون ۱۹۵۵ء ہے۔

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

انیس۱۹ سالہ بقایادار اور مرکزی رسید کا حوالہ

تحریک جدید دفتر اوّل کے "انیس۱۹ سالہ سابقون الاوّلون" کا حساب جن کے ذمہ گذشتہ کسی سال کا بقایا ہے پہلے قبل جلسہ ارسال کیا گیا تھا اور اب پھر جن کی ادائیگی نہیں ہوئی یا جس نے جواب دے کر اپنے حساب کا فیصلہ نہیں کرایا ان کو جون کے پہلے ہفتہ میں یاددہانی ارسال کر کے لکھا گیا تھا۔ کہ اس قدر بقایا خالی سالوں کا چندہ ادا کرنے پر آپ کا نام فہرست میں آسکتا ہے۔ اور یہ بھی واضح طور پر لکھا گیا تھا کہ مزید پڑتال کے لئے مرکزی رسید کا حوالہ دینا ضروری ہوگا۔ کیونکہ مقامی رسید کے حوالہ سے مزید پڑتال نہیں ہوسکتی —— مگر بعض احباب بڑے اصرار سے لکھتے ہیں ہم دے چکے ہیں۔ یا ہمیں خوب یاد ہے۔ کہ بقایا نہیں۔ بلکہ ہر سال وعدہ کے ساتھ ادا کرتے رہے ہیں۔ اس لئے نام درج فہرست ہو۔

ایسے دوست نوٹ فرمالیں کہ بغیر مرکزی رسید کے حوالہ کے مزید پڑتال نہیں ہوسکتی اور نہ ہی دفتر ان کی یادداشت کی بناء پر ان کی رقم کی وصولی کا اندراج کرسکتا ہے۔ کیونکہ بقایادار اپنی یاد پیش کرتے ہیں۔ اور دفتر اپنا ریکارڈ پیش کر کے بقایا کا مطالبہ کرتا ہے۔ پس یاد کے مقابلہ میں ریکارڈ کو ہی ترجیح ہوگی۔ اور مرکزی رسید کا حوالہ مزید پڑتال کا باعث ہو کر جو بھی اندراج کی غلطی ہو اس کی اصلاح کی جائے گی۔ لیکن اس کہنے پر کہ مجھے یاد ہے کہ میں دے چکا ہوں یہ دفتر اس کا اندراج نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اندراج اس رقم کا ابتدائے تحریک سے ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا جو تحریک جدید کے خزانہ میں داخل ہوجائے۔ جس رقم کا ثبوت نہ ہو اسے کس طرح داخل شدہ سمجھ لیا جائے

پس بقایادار مرکزی رسید کا حوالہ دیں یا اب جلد سے جلد بقایا ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کرائیں۔

وکیل المال تحریک جدید

کراچی کے احمدی طلباء کے لئے ضروری اعلان

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی کے جملہ اراکین کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظامت تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کشتی نوح۔ احمدیت کا پیغام اور رسالہ الوصیت کا جو امتحان ۲۱ جون ۱۹۵۵ء کو ہو رہا ہے تمام اراکین کی شرکت اس میں لازمی ہوگی۔ جملہ اراکین اسی اطلاع کو ایسوسی ایشن کی طرف سے واضح ہدایت سمجھیں اور اس کی تعمیل کریں۔

عبد المومن سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی

اطفال الاحمدیہ ٹورنامنٹ سرگودھا کا التوا

سرگودھا شہر میں جو جون کے مہینہ میں اطفال الاحمدیہ ٹورنامنٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا وہ گرمی کی وجہ سے روک دیا گیا ہے۔ اب بجائے جون کے مہینہ کے ستمبر کے آخری ہفتہ میں شروع کر دیا جائے گا۔

تربیتی کلاس

گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ خدام الاحمدیہ نے فیصلہ کیا تھا کہ تربیتی کلاس موسم گرما کی تعطیلات میں جاری کی جائے۔ چنانچہ اس فیصلہ کی تعمیل میں آئندہ کلاس تعطیلات میں منعقد ہوگی جس کے لئے معین تاریخوں کا اعلان ۳۰ جون کے بعد کر دیا جائے گا —— یہ کلاس نہایت ضروری ہے اور ایک خاص ماحول میں اس کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بیرونی خدام کی تربیت کے لئے وقف ہوتے ہیں اور مرکز کے مستند علماء تعلیم دیتے ہیں۔ اس کے لئے ہر مجلس کو کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے۔ نمائندہ ایسا ہو جو واپسی پر یہاں سے حاصل کی ہوئی تعلیم دوسروں کو دے سکے اس کے اخراجات کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ مجلس اپنے نمائندہ کا خرچ خود برداشت کرے گی سوائے اس مجلس کے نمائندہ کے جس کی طرف سے آئندہ سالانہ اجتماع کا چندہ بجٹ کے مطابق سو فیصدی ادا ہوگیا ہو۔ اگر کسی مجلس نے سالانہ اجتماع تک چندہ سو فیصدی بھجوا دیا تو ایسی مجلس کے نمائندہ کا خرچ اجتماع کے بعد مجلس واپس کر دے گی۔

مرکز ہر قسم کی سہولت دینے کے لئے تیار ہے۔ مجالس کو چاہیئے کہ ان سہولتوں سے پورا فائدہ اٹھائیں اور کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں۔ نمائندہ کے بارہ میں دفتر مرکزیہ کو اطلاع ضرور دیدیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

گم شدہ رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے اطلاع دی ہے کہ ان سے ایک رسید بک گم ہوگئی ہے۔ چونکہ اس رسید بک سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اس لئے جملہ احباب جماعت اور ممبران خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس گم شدہ رسید بک کا نمبر ۲۱۳ ہے جس میں ۱ تا ۱۰۰ تک رسیدات لگی ہوئی ہیں۔ احباب چندہ دیتے وقت اس رسید بک کو مدنظر رکھیں۔ اگر کسی دوست کو یہ رسید بک ملے تو وہ مہربانی فرما کر دفتر مرکزیہ ربوہ کو پہنچادیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

آرکیٹکچرل ڈرافٹسمین شپ کورس

میو سکول آف آرٹس لاہور میں اس کورس کے لئے ۲۰ طلبہ لئے جائیں گے۔ درخواستیں ۲۷ تک بنام پرنسپل صاحب طلب کی گئی ہیں۔ ٹیسٹ و انٹرویو ۱۱ تا ۱۳ جولائی اور نتیجہ کا اعلان ۱۴ کو۔ شرائط۔ سیکنڈ ڈویژن میٹرک ڈرائنگ والا۔ (سول لاہور ۱۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

شعبہ ذہانت وصحت جسمانی کے بارہ میں ایک ضروری اعلان

ربوہ اور بیرونی مجالس کے خدام جن کے پاس شعبہ ہذا کے لئے عطیہ جات جمع کرنے کی رسید بکیں ہیں ان کو خطوط اور اعلانات کے ذریعہ بار بار توجہ دلائی جاچکی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حصہ سے کوئی پراگرس رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ ایسے خدام جن کو خدانخواستہ ابھی تک کچھ عطیہ بھی جمع کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ سال رواں کے باقی حصہ میں کامیابی کی توقع رکھتے ہیں وہ بیشک خالی رسید بکیں واپس کر دیں تاہم بہ شکریہ کے ساتھ وصول کی جائیں گی

مہتمم ذہانت وصحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

میرا بیٹا کاسید محمود علی شاہ جو کہ تین سال سے ربوہ میں مقیم تھا کچھ عرصہ سے بیمار تھا جمعۃ الوداع کو سخت بیمار ہو کر یکم جون ۱۹۵۵ء کو بوقت ۹½ بجے اپنے مولاحقیقی سے جاملا اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور بلندیٔ درجات اور ہم پسماندگان کے لئے صبر جمیل کیلئے دعا فرمائیں۔

سید صادق علی پنشنر فارسٹ آفیسر محلہ دارالرحمت نزد مسجد (ب)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

مسٹر گورمانی دستور یہ کی رکنیت کو وحدت کی گورنری کو ترجیح دیں گے

لاہور ۱۷ جون۔ جب سے گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی کو مجلس دستور ساز کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے مسلم لیگ کا ٹکٹ ملا ہے سیاسی حلقوں میں یہ قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ اگر وہ نئی دستور یہ میں منتخب ہو گئے اور وزیر اعظم پاکستان کے اعلان کے مطابق انہیں ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر گورنری کے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا تو ایک یونٹ کا گورنر کون ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ نئی دستور ساز اسمبلی کی تشکیل کے فوراً بعد گورنر پنجاب یہ کوشش کریں گے کہ نئی دستور یہ (وزیر اعظم کے ایک حالیہ اعلان کے مطابق) وحدت کے منصوبے کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنانے کے فیصلے کی توثیق کر دے۔ ایک یونٹ کی انتظامی کونسل نے نئی حکومت سے متعلق تمام ضروری انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اور ایک یونٹ کے اعلان کے ساتھ ہی نئی حکومت کے لئے ذمہ داریاں سنبھال لینا مشکل امر نہیں ہوگا اس صورت میں میاں مشتاق احمد گورمانی دستور یہ کی رکنیت سے مستعفی ہو کر وحدت کی گورنری کا عہدہ سنبھال لیں گے۔ لیکن اگر یہ کام ڈیڑھ ماہ تک نہ ہو سکا تو وہ دستور یہ کی رکنیت کو گورنری پر ترجیح دیں گے۔

اس ضمن میں باخبر حلقوں نے ایک خبر رساں ایجنسی کی اس قیاس آرائی کی پرزور تردید کی ہے۔ کہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی تجویز ارکانِ دستور یہ کی متوقع مخالفت کے سبب کافی عرصہ تک معرض التوا میں ڈال دی جائے گی۔

ان حلقوں نے بتایا کہ "ایک یونٹ" دستور ساز اسمبلی کے ایجنڈے میں سرفہرست ہے اس لئے کوشش یہ کی جائے گی کہ نئی دستور یہ کے اولین اجلاس میں نہ صرف گورنر جنرل کے نافذ کئے ہوئے قوانین پر مہر توثیق ثبت کر دی جائے بلکہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کے فیصلے کا اعلان بھی کر دیا جائے۔

سرخ چین میں مذہبی آزادی نہیں ہے

جکارتا ۱۷ جون۔ یہاں کے باا‌ثر اخبار "ہمیارتی" نے لکھا ہے کہ حالیہ بنڈونگ کانفرنس میں سرخ چین کے وزیر اعظم چو این لائی کا یہ بیان کہ اشتراکی چین کے لوگوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اعتبار کے قابل نہیں ہے۔

اخبار نے لکھا ہے اس بات کی شہادت موجود ہے کہ سرخ چین میں عیسائیت کو کچل دیا گیا ہے لیکن مسلمانوں کی حالت بھی اس سے کچھ مختلف نہیں ہے کیونکہ اشتراکی مذہب پر آزادانہ طور پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں

محمد علی سے تھائی لینڈ کے وزیر اعظم کی ملاقات

کراچی ۱۷ جون۔ تھائی لینڈ کے وزیر اعظم فیلڈ مارشل پیبل سنگرام کل صبح پاکستان کے تین روزہ سرکاری دورے پر کراچی پہنچے۔ معلوم ہوا ہے کہ تیسرے پہر انہوں نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے ملاقات کی اور دونوں ممالک سے متعلق اہم امور پر تبادلہ خیالات کیا۔

پروگرام کے مطابق تھائی لینڈ کے وزیر اعظم آج پھر وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کریں گے۔ وہ مرکزی وزیر خزانہ چوہدری محمد علی۔ وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا وزیر صنعت مسٹر ابوالحسن اصفہانی اور وزیر تجارت مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ سے الگ الگ ملاقات کریں گے

مسٹر محمد علی سے تھائی لینڈ کے وزیر اعظم کی ملاقات کو یہاں سفارتی حلقوں میں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

بلوچستان سے کسی امیدوار کو مسلم لیگ کا ٹکٹ نہیں دیا جائیگا

کوئٹہ ۱۷ جون۔ دستور ساز اسمبلی کے لئے بلوچستان سے ڈاکٹر خان صاحب کا انتخاب یہاں کے مسلم لیگی حلقوں میں اضطراب اور تشویش کا باعث بنا ہوا ہے۔ یہ حلقے اس اندیشے کا اظہار کر رہے ہیں کہ مسلم لیگ مرکزی پارلیمانی بورڈ ڈاکٹر خان صاحب کو بالواسطہ منتخب کرنے کے لئے کسی لیگی امیدوار کو ٹکٹ ہی نہیں دے گا۔

ہم مہاجرین کی ہر ممکن مدد کے لئے تیار ہیں (بھاشانی)

ڈھاکہ ۱۷ جون۔ مولانا عبدالحمید بھاشانی صدر مشرقی بنگال عوامی مسلم لیگ نے ایک بیان میں کہا ہے، کہ چٹاگانگ کے حالیہ دورہ میں مہاجرین کے بہت سے وفود نے مجھ سے ملاقات کے دوران میں بدلتی ہوئی سیاسی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس قسم کے بہت سے خطوط بھی موصول ہوئے ہیں جن میں مشرقی بنگال میں حکومت پاکستان کے موجودہ اقدام پر اظہار افسوس کیا گیا ہے۔

میں چٹاگانگ میں اس سلسلے میں بیان دے چکا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں کہ مہاجرین ہمارے بھائی ہیں۔ انہوں نے پاکستان حاصل کرنے کے لئے بہت سی قربانیاں کی ہیں۔ اگر یہ لوگ پاکستان حاصل کرنے میں ہمارے مددگار نہ ہوتے تو پاکستان کا قیام غیر ممکن ہو جاتا۔ مہاجرین کی ... قربانیوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا (۲)

(۲) ہم مہاجروں کی عزت کرتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ مشرقی بنگال کو اپنا گھر سمجھیں کیونکہ اب یہی ان کا وطن ہے۔ میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کی ہر قسم کی امداد کے لئے تیار رہیں گے۔

مغربی بنگال میں لاکھوں مسلمان خانہ بدوشوں کی زندگی

بسر کر رہے ہیں

نئی دہلی ۱۶ جون۔ جمعیۃ العلماء ہند کی مغربی بنگال شاخ نے صوبہ کے وزیر اعلیٰ کو ایک یادداشت پیش کی ہے۔ جس میں ان کی توجہ مغربی بنگال کے مسلمانوں کی زبوں حالی اور روز افزوں مصائب کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ یادداشت میں وزیر اعلیٰ ڈاکٹر بی۔ سی رائے سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ صوبہ میں رہنے والے مسلمانوں کی جائیدادیں اور مسجدیں فوری طور پر انہیں واپس دلائیں۔ جو ان سے فرقہ وارانہ فساد کے وقت زبردستی چھین لی گئی تھیں۔ یادداشت میں مزید بتایا گیا ہے۔ کہ اس سلسلے میں کی جانے والی تمام فریادیں بے اثر ثابت ہوئی ہیں۔ اور وہ کوئی ٹھوس قدم اٹھانے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ اس لئے وزیر اعلیٰ تک رسائی ضروری خیال کی گئی ہے۔ یاد رہے۔ کہ سنہ ۱۹۵۰ء کے فرقہ وارانہ فسادات میں ہزاروں مسلمانوں کو بے خانماں کر دیا گیا تھا۔ بعد میں پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ کی رو سے طے پایا۔ کہ مشرقی بنگال کو ہجرت کر جانے والے مسلمان اپنے گھروں کو واپس جا سکتے ہیں۔ انہیں جائیدادوں کا قبضہ دے دیا جائیگا لیکن پانچ سال گزرنے کے بعد بھی یہ لوگ دربدر مارے پھر رہے ہیں۔ اور ان سے کئے جانے والے وعدوں کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔ اور اس ساری صورتِ حال کا ذمہ دار ایک قانون ہے۔ جو مغربی بنگال اسمبلی نے منظور کیا تھا۔ اس ایکٹ کی رو سے مسلمانوں کو اس وقت تک اپنی جائیدادوں کا قبضہ نہیں مل سکتا۔ جب تک ان میں آباد ہندو شرنارتھیوں کی آبادکاری مکمل نہیں ہوتی۔ پانچ سال کے عرصے میں بھارتی حکومت ہندو شرنارتھیوں کی آبادکاری پر کروڑوں روپیہ خرچ کر چکی ہے۔ لیکن اسے اب تک ان بدنصیبوں کا خیال نہیں آیا۔ جو اپنے گھر میں ہوتے ہوئے بھی بے گھر ہیں۔

میو ہسپتال میں مریضوں سے ملاقات کے اوقات

لاہور ۱۶ جون۔ محکمہ تعلقات عامہ کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۵۵ء سے میو ہسپتال اور البرٹ وکٹر ہسپتالوں میں مریضوں سے ملنے والوں کے اوقات تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ نئے اوقات موسم گرما میں ۵ بجے شام سے سات بجے شام تک ہوں گے۔

شاہی جرگہ کا ایک گروپ ڈاکٹر خان صاحب کے مقابلہ میں اپنا امیدوار کھڑا کریگا

کوئٹہ ۱۶ جون۔ اس بات کا قوی امکان ہے۔ کہ مرکزی وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب دستور یہ میں بلوچستان کی نشست سے منتخب ہو جائیں گے۔ لیکن ان کا انتخاب بلا مقابلہ نہیں ہوگا۔ شاہی جرگہ میں جس گروپ نے اس امر کی مخالفت کی تھی۔ کہ بلوچستان سے کسی غیر بلوچی کو منتخب نہ کیا جائے۔ اس نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ ڈاکٹر خان صاحب کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنا ایک امیدوار کھڑا کرے گا۔ اگرچہ اس امیدوار کی نامزدگی تو نہیں کی گئی۔ تاہم امید ہے۔ جلد ہی اس کا اعلان کر دیا جائیگا۔

بلدیہ کوئٹہ کے نائب صدر سیٹھ فدا علی نے کل ڈاکٹر خان صاحب کے کاغذاتِ نامزدگی داخل کر دیئے۔ ریٹرننگ افسر شاہ زمان خاں نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ انہوں نے کاغذاتِ نامزدگی کی جانچ پڑتال کے لئے آخری تاریخ ۱۷ جون مقرر کی ہے۔ اور کاغذات ۲۰ جون تک واپس لئے جا سکیں گے۔ انتخاب ۲۱ جون کو ہوگا۔

قبائلی باشندے افغانستان کی نسبت پاکستان سے تعلقات رکھنا پسند کرتے ہیں

گلاسگو ۱۶ جون۔ گلاسگو کے ایک روزنامہ "گلاسگو ہیرلڈ" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں پاکستان اور افغانستان کے موجودہ جھگڑے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مسئلہ پختونستان افغان حکومت کا خود ساختہ مسئلہ ہے۔ اور ڈیورنڈ لائن کے پاکستان کی طرف رہنے والے قبائل حکومت پاکستان سے بہت مطمئن ہیں۔ اور وہ اسے اپنی حکومت سمجھتے ہیں۔ گلاسگو ہیرلڈ نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان موجودہ تنازعہ کی تاریخی حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان سرحد سنہ ۱۸۹۳ء میں قائم کی گئی۔ اس سرحد کے دونوں طرف بہت سے پہاڑی قبیلے رہتے ہیں۔ جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ اور ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ اخبار نے مزید لکھا ہے۔ کہ سنہ ۱۸۹۶ء میں برطانوی حکومت نے ...

(۲) اس علاقہ کو انتظامی لحاظ سے مختلف ایجنسیوں میں تقسیم کیا تھا۔ اور برطانوی حکومت کے پولیٹیکل ایجنٹ اس علاقہ کا انتظام کرتے تھے۔ برطانوی حکومت کے بعد اب یہاں کے قبائلی حکومت پاکستان سے بہت خوش ہیں۔

اکالی دل کی تحریک پر غور کرنے کیلئے کل جماعتی کنونشن منعقد کی جا رہی ہے

نئی دہلی ۱۷ جون۔ پنجابی صوبہ کے نعروں پر پابندی کے خلاف اکالی دل نے مشرقی پنجاب میں جو تحریک شروع کر رکھی ہے اور جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس پر غور کرنے کے لئے ایک کل جماعتی کنونشن یہاں ۲۰ جون کو منعقد کی جا رہی ہے۔

اس کنونشن کا اہتمام مشرقی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں حزب مخالفت کے ارکان اور دہلی کے کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں نے کیا ہے۔ چندی گڑھ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ اس تحریک کے سلسلے میں صوبائی کابینہ میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ اور کابینہ کے ایک رکن سردار پرتاب سنگھ کیرون نے تحریک کے خلاف حکومت کی پالیسی کا کھلا اعلان کر دیا ہے۔

معاہدہ سیٹو جارحانہ کارروائیوں کے خلاف ایک مؤثر دفاعی تنظیم ہے

کراچی ۱۷ جون تھائی لینڈ کے وزیر اعظم فیلڈ مارشل پیبل سنگرام نے اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں کسی خاص مقصد پر پاکستان نہیں آیا بلکہ میرے ملک اور پاکستان کے درمیان دوستانہ تعلقات پہلے سے موجود ہیں۔

فیلڈ مارشل پیبل سنگرام نے کہا کہ جنوب مشرقی ایشیاء کی تنظیم ایک مؤثر دفاعی تنظیم ہے۔ جس کا مقصد ممبر ممالک پر حملہ کی صورت میں دفاع کرنا ہے۔ اپنے دورہ پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے تھائی لینڈ کے وزیر اعظم نے کہا کہ میں کسی خاص مقصد کیلئے پاکستان نہیں آیا ہوں۔ بنڈونگ کانفرنس کے موقع پر وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے میری دوستی ہوئی تھی اور انہوں نے مجھے پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی۔

فیلڈ مارشل پیبل سنگرام نے مزید کہا کہ یوں تو پاکستان اور میرے ملک کے درمیان دوستانہ تعلقات پہلے سے موجود ہیں کیونکہ دونوں ممالک اقوام متحدہ کے رکن ہونے کے علاوہ جنوب مشرقی ایشیاء کی دفاعی تنظیم کے بھی ممبر ہیں۔

امریکہ نے پانچ مزید ملکوں کے ساتھ ایٹمی معاہدے کر لئے

واشنگٹن کل یہاں ۵ اور ملکوں نے ایٹمی ... کے معاہدوں پر دستخط کئے جس کے بعد اس میدان میں تعاون کرنے والے ملکوں کی تعداد تیرہ تک پہنچ جائے گی۔

امریکہ کے دوسرے ملکوں کے ساتھ یہ معاہدے صدر آئزن ہاور کے ایٹم برائے امن کے پروگرام کو روبہ عمل لانے کیلئے کئے گئے ہیں۔

مسلم لیگ کے غیر سرکاری امیدوار کاغذات نامزدگی واپس لے لیں

کراچی ۱۷ جون۔ نئی دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے والے مسلم لیگ کے سرکاری نامزد امیدواروں کی مخالفت میں مسلم لیگ کے جن ارکان نے کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں مسٹر بوگرہ نے ان سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے نام واپس لے لیں۔

مرکزی پارلیمانی بورڈ کے سیکرٹری مسٹر اے کے بروہی نے کل شام اے پی پی کے نمائندے کو ملاقات کے دوران بتایا کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو صدر پاکستان مسلم لیگ کے دستور کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

مسٹر بروہی نے مزید بتایا کہ وہ مرکزی وزیر تجارت نے اپنی صحت سے متعلق وجوہ کے باعث مسلم لیگ کا ٹکٹ لینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا اگر سندھ یا کراچی سے لیگ کا ٹکٹ طلب کرتے تو مرکزی پارلیمانی بورڈ انہیں دے دیتا اور یہ حقیقت بورڈ کی کارروائی میں درج ہے۔

جب مسٹر بروہی سے مسلم لیگ ٹکٹ کے بارے میں ان کی اپنی درخواست کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مسٹر کھوڑو ایک بیان میں کہہ چکے ہیں کہ انہوں نے (بروہی) صوبائی پارلیمانی بورڈ کے اجلاس کے انعقاد سے پہلے اپنا نام واپس لے لیا تھا۔

محکمہ تعلیم پنجاب کے وظائف

لاہور ۱۷ جون ایک سرکاری اعلان کے مطابق محکمہ تعلیم پنجاب کے نئے وظائف کی سکیم کے تحت دو سو لڑکوں اور ۷۵ لڑکیوں کو ہائی سکول کے وظائف دئیے گئے ہیں یہ وظائف محکمہ تعلیم پنجاب کے زیر اہتمام لڑکوں اور لڑکیوں کے مڈل سکول کے ان امتحانات کی بنیاد پر دئیے گئے ہیں جو ۱۹۵۵ء میں منعقد ہوئے تھے۔ اس امتحان میں جن طلبہ نے کم از کم ۵۷۴ (انگلو ورنیکلر) اور طالبات نے ۵۰۸ (اینگلو ورنیکلر) ۳۶۱ (ورنیکلر) نمبر حاصل کئے ہیں۔ ان کا نام وظائف پانے والوں کی فہرست میں شامل کر لیا ہے۔ اگر کسی طالبعلم یا طالبہ نے مذکورہ نمبروں سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں اور اسے وظیفہ نہ ملا ہو تو اسے محکمہ تعلیم پنجاب کے دفتر انچارج سکالرشپ کو اس بارہ میں جلد از جلد مطلع کر دینا چاہیئے۔

۷۲ نشستوں کیلئے ۲۵۸ کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے

آج کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال ہو گی

کراچی ۱۷ جون۔ مجلس دستور ساز کے انتخابات کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی کل آخری تاریخ تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال، سرحد، سندھ، بلوچستان اور کراچی کے دستوریہ کی ۷۲ نشستوں کے لئے ۲۵۸ کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے۔ ڈھاکہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ کل یہاں کل ۱۸۴ کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے۔ جن میں سے ۴۱ غیر مسلموں کے ہیں۔ مشرقی بنگال سے ۶ عورتوں نے بھی کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ عوامی لیگ نے کل چالیس کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ جن میں تین خواتین بھی شامل ہیں۔ خیال ہے کہ متحدہ محاذ پارٹی نے مسٹر اے کے فضل الحق کی قیادت میں سو کے قریب کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں لیکن سرکاری طور پر ابھی ان کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ پاکستان کانگرس کی طرف سے ۱۱۔ یونائیٹڈ پروگریسیو پارٹی کی طرف سے ۴ اور شیڈول کاسٹ کی طرف سے ۵ کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے ہیں۔

دستوریہ میں مشرقی بنگال کو ۳۱ مسلم اور ۹ غیر مسلم نشستیں دی گئی ہیں۔ پنجاب سے دستوریہ کے انتخابات کے لئے کل لاہور میں ۴۲ امیدواروں کی طرف سے ۹۰ کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے ہیں۔ ان میں ۳۰ مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کے نامزد کردہ ہیں۔ جن میں پانچ مرکزی وزراء گورنر پنجاب۔ گورنر سندھ تین صوبائی وزراء شیخ دین محمد سابق گورنر سندھ اور میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ شامل ہیں۔

چودھری صلاح الدین اور نواب زادہ اصغر علی نے بھی جن کو مرکزی بورڈ نے صوبائی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کی فہرست سے نکال دیا تھا۔ اپنے کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ ڈسپلن کی خلاف ورزی پر مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ نے نون گروپ کو مسلم لیگ ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ نون گروپ کی طرف سے آٹھ کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے ہیں۔ ان میں ملک فیروز خاں نون۔ ان کی سابق کابینہ کے دو وزیر چودھری علی اکبر اور مظفر علی قزلباش شامل ہیں۔ مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کے ایک رکن میر بلخ شیر خاں مزاری نے بھی اپنے کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ پنجاب اسمبلی م

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

سیاہ ماش ثابت -/۱۳ تا -/۱۴ روپے۔ ماش سبز ۸/۱۴ تا -/۱۵ روپے۔ مونگ ثابت -/۱۱ روپے۔ مسور ثابت -/۸ تا -/۱۶ روپے۔ دال مسور -/۱۱ تا -/۱۲ ۱۱/ چنے ۱۴/ تا ۱۳/ کابلی چنے -/۱۰ تا ۸/۱۲ روپے۔ گندم ۸/۸ تا ۱۰/۴ تا ۱۱/۴ روپے۔ گڑ -/۱۵ تا -/۱۸ روپے شکر -/۱۸ تا -/۲۱ چینی دیسی -/۲۳ تا -/۳۰ تیل توریہ ۸/۴۲ تا ۸/۴۳ تیل بنولہ ۴/۱۲ ۵۰ تیل تلی -/۷۵ تا -/۸۰ دیسی گھی -/۱۵۵ تا -/۱۶۰ تا -/۱۶۵ بناسپتی -/۴۰ تا -/۴۱ روپے ٹین۔ سرخ مرچ -/۳۰ تا -/۴۵ روپے۔ کالی مرچ ۳۶ تا -/۵۲۰ روپے۔ الائچی دو دوڈہ -/۳۵۰ الائچی خورد -/۴۶ روپے سیر۔ نمک ۴/۲ تا ۸/۴ لونگ -/۵۶۰ ہلدی -/۸۸ تا -/۱۰۸ تا -/۱۹۰

خشک میوہ:۔ بادام -/۵۸ تا -/۷۰ روپے۔ سوگی -/۵۰ تا -/۷۰ کھوپرہ ۱۹۰/ تا -/۲۰۰ روپے۔ چھوہارہ -/۱۸ تا -/۳۰ روپے پستہ -/۴۰۰ تا -/۴۱۰ روپے۔ گری بادام -/۲۵۰

صرافہ:۔ سونا ۸/۱۰۴ تا ۸/۱۰۵ پونڈ -/۶۵ روپے۔ چاندی ٹکسالی -/۱۲۸ چاندی -/۱۶۰ تا -/۱۶۸ روپے۔

نیویارک ۱۷ جون۔ نیویارک میں تینوں مغربی طاقتوں کے وزرائے خارجہ کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ فرانس اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ نیویارک روانہ ہو چکے ہیں۔

۵ کے حزب اختلاف میاں عبد الباری۔ داؤد غزنوی ملک غلام نبی اور خان عبد الستار خاں نیازی بھی مجلس دستور ساز کے انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ پنجاب کے ۱۲ نشستوں کے کوٹے سے غیر مسلموں کو جو ایک نشست دی گئی ہے۔ اس کے لئے چار امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ ان میں سابق مجلس دستور ساز کے سابق رکن میاں افتخار الدین اور مشہور صنعت کار میاں سعید سہگل کے نام قابل ذکر ہیں۔